34

امانتاً رکھوائی گئی زکوٰۃ کی رقم سے قرض دینا

مفتیان وعلماء کرام ومشائخ عظام! اگر ہمارے پاس کسی نے زکوۃ کی رقم امانت رکھوائی ہو کہ جب ضرورت مند آئے تو دے دینا۔ مگر اس دوران کوئی اور اپنی کسی حاجت کے بارے میں بتائے اور کہے کہ مجھے چند ماہ کے لیے پیسے بطور قرض دے دیں میں چھ ماہ بعد لوٹا دوں گی۔ جبکہ میرے پاس زکوۃ کی رقم کے علاوہ کوئی اور رقم نہیں ہے۔تو کیا میں ان کو یہ رقم دے سکتی ہوں؟

الجواب بعون الوهاب وهو الموفق للصواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ علٰی سَیِّدِ الْأَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ أَمَّا بَعْدُ!

زکوۃ کی رقم امانت رکھوانے کی بجائے مستحقین میں تقسیم کر دینی چاہیے، کیونکہ یہ کسی کی ملکیت نہیں ہے۔ لہذا نہ ہی تو یہ رقم بطور قرض کے دی جاسکتی ہے، نہ ہی اس میں امانت دار خود سے تصرف کر سکتا ہے۔ الہٰذا اس کو چاہیے کے اسے جلد از جلد مستحقین تک پہنچا دے۔

زکوۃ کے بارے میں قانون یہ ہے کہ وہ مالداروں سے وصول کر کے فقراء و مساکین کو دی جائے۔

1 رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

«تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ»

”مالدار لوگوں سے لے کر انہیں کے محتاجوں میں لوٹا دی جائیگی“۔ [1]

1 صحيح البخاري، كتاب الزكاة، بَابُ وُجُوبِ الزَّكَاةِ، حديث:1395.

زکوۃ کے حقدار فقراء ومساکین ہیں جب انسان اپنے مال کی زکوۃ کو الگ کرتا ہے تو وہ زکوۃ اس کی ملکیت نہیں رہتی بلکہ وہ فقراء ومساکین کا حق بن جاتی ہے اسے چاہیے کہ اپنی ذمہ داری کے ساتھ فقراء ومساکین کو تلاش کر کے وہ رقم ان کے حقداروں تک پہنچائے۔ کسی کے پاس بطور امانت رکھنا اچھا کام نہیں ہے اور اگر وہ کسی کو وکیل بناتا ہے کہ وہ یہ رقم حقداروں تک پہنچا دے تو اس کی ذمہ داری ہے کہ اس رقم کو حقداروں تک پہنچائے۔

ایسا نہیں ہے کہ کوئی آئے اور یہ کہے کہ یہ رقم مجھے دے دو میں چھ ماہ تک آپ کو پہنچا دوں گی، یہ رقم نہ تو ان کی ملکیت ہے اور نہ ہی ان کے وکیل کی ملکیت ہے بلکہ غرباء ومساکین کا حق ہے، امانت کے لیے ضروری ہے کہ جن کا حق ہے ان سے اجازت لی جائے۔ یہ رقم کسی کو دینا کہ تم اپنی ضرورت پوری کر لو یہ زکوۃ کا مصرف نہیں ہے۔

2 زکوۃ کے مصارف کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ﴾

”صدقات تو صرف فقیروں اور مسکینوں کے لیے اور ان پر مقرر عاملوں کے لیے ہیں اور ان کے لیے جن کے دلوں میں الفت ڈالنی مقصود ہے اور گردنیں چھڑانے میں اور تاوان بھرنے والوں میں اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں اور مسافر میں (خرچ کرنے کے لیے ہیں)۔ یہ اللہ کی طرف سے ایک فریضہ ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا، کمال حکمت والا ہے۔“ [1]

لہذا آپ خود ان مصارف تک پہنچائیں۔ اگر آپ کے پاس کوئی ضرورت مند آ کر رقم طلب کرتا ہے کہ میں کچھ عرصہ بعد لوٹا دوں گا تو آپ اس کو دوسرے پیسوں میں سے دیں۔ لیکن یہ جو زکوۃ کی رقم آپ کے پاس ہے یہ صرف اور صرف حقداروں کا حق ہے ان تک پہنچایا جائے۔

واللہ تعالیٰ أعلم وإسناد العلم إليه أسلم وصلى الله على نبيّنا محمّد وعلى آله وصحبه أجمعين

[1] سورة التوبة:60.

مفتیانِ عظام وعلماء کرام

#	مفتیانِ کرام	دستخط	#	مفتیانِ کرام	دستخط
1	حافظ محمد شریف حفظہ اللہ (فیصل آباد)	[signature]	2	عبدالعزیز نورستانی حفظہ اللہ (پشاور)	[signature]
3	مفتی بلال عبدالکریم حفظہ اللہ (گلگت)	[signature]	4	ثناء اللہ زاہدی حفظہ اللہ (صادق آباد)	[signature]
5	غلام مصطفیٰ ظہیر حفظہ اللہ (سرگودھا)	[signature]	6	عبدالغفار اعوان حفظہ اللہ (اوکاڑہ)	[signature]
7	مفتی مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ (لاہور)	[signature]	8	مفتی محمد انس مدنی حفظہ اللہ (کراچی)	[signature]
9	واصل واسطی حفظہ اللہ (کوئٹہ)	[signature]	10	ڈاکٹر کندی حفظہ اللہ (کشمیر)	[signature]

مشرف عام	نائب رئیس	رئیس
حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ	مفتی ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ	مفتی حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ
[signature]	[signature]	[signature]